رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل پاکستان لاہور

لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت گرمی و درد کمر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ۱ | ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۸

پاکستانی فوج اور فوجی مخزن

کل ۵ تاریخ کو پاکستانی فوج کے ایک سو چودھویں بریگیڈ کا مظاہرہ ہوا اس میں پاکستانی فوج نے وزیر دفاع نوابزادہ لیاقت علی خاں صاحب کو سلامی دی۔ پاکستانی فوج کی راہ نمائی بریگیڈیر نذیر احمد نے کی۔ جو اس وقت پاکستانی فوج کے سب سے سینئر مسلمان بریگیڈیر ہیں۔ جہاں تک مظاہرہ کی شان اور عظمت کا سوال ہے۔ ہمارے نزدیک اس موقعہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور لاہور شہر کی بڑائی کو دیکھتے ہوئے یہ مظاہرہ اس سے زیادہ شاندار ہونا چاہیئے تھا جتنا کہ ہوا۔ اس مظاہرہ میں مختلف (Batalians) بٹالینز کے نمائندوں کی کل تعداد اندازاً آٹھ سو کے قریب تھی اور مظاہرہ کی لمبائی اور وسعت صرف موٹروں ٹینکوں کے استعمال اور ان کی سست رفتاری کے سبب سے تھی۔ بعض پاکستانی افسر خصوصاً بریگیڈیر نذیر نہایت جرأت اور اپنے کام کے قابل اور اہل نظر آتے تھے۔ اور بعض افسروں کے اندر وہ چستی نظر نہ آتی تھی جو ہونی چاہیئے تھی۔ دو تین افسروں نے تو یہاں تک غفلت کی۔ کہ وزیر دفاع کے پاس سے گزر گئے۔ اور سلامی تک نہ دی۔ بعضوں نے سلامی میں اتنی جلد بازی سے کام لیا۔ کہ وزیر دفاع کے پاس ...... بہت پہلے ہی سلامی دینی شروع کر دی۔ حالانکہ مناسب طریق یہ تھا کہ وہ وزیر دفاع کے پاس پہونچتے وقت دو تین گز پہلے سے سلامی دینی شروع کرتے۔ بعض لطائف بھی اس موقعہ پر ہو گئے۔ کرنل فلیچ ایک انگریز افسر مجمع کو دیکھتے ہوئے مسکراتے چلے جاتے تھے۔ اور نظارہ کی کیفیت نے ان پر کچھ ایسا اثر کیا ہوا تھا: کہ سلامی کا ان کو خیال ہی نہیں آیا۔ مسکراتے مسکراتے وہ عین وزیر دفاع کے سامنے پہونچ گئے اور یکدم انہیں اپنے فرض کی طرف توجہ ہوئی۔ چہرہ سنجیدہ بنا لیا۔ اور سلامی کی جگہ سے آگے گزرتے ہوئے سلام کرتے چلے گئے۔ بہر حال عام اثر یہی تھا کہ پاکستانی سپاہیوں نے بہت اچھی نمائش کی ہے ان کے گٹھے ہوئے جسم اور بل کھائے ہوئے پٹھے اس بات کے شاہد تھے۔ کہ پاکستان پر حملہ کرنا کسی کے لئے آسان بات نہ ہوگی۔ ان لوگوں کی آنکھوں سے ظاہر تھا۔ کہ وہ پاکستان کی فوج کا حصہ ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور وقت آنے پر پاکستان کی عظمت کے قیام کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ ایک بڑا فائدہ اس مظاہرہ کا یہ بھی ہوا کہ لوگوں میں جو یہ بے چینی پیدا تھی کہ پاکستان کی سرحدیں غیر محفوظ ہیں۔ اس کا ایک حد تک ازالہ ہو گیا اور پاکستان کے باشندوں کو معلوم ہو گیا کہ ان کے گھروں کی حفاظت کے لئے ان کے محافظ سپاہی سرحد پر موجود ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستانی سپاہی سکھ سپاہی کی طرح موٹے نہیں تھے۔ ان کا عام قد بھی اتنا لمبا نہیں تھا۔ جتنا کہ عام سکھ سپاہی کا ہوتا ہے۔ لیکن ان کا جسم بہت گٹھا ہوا اور ورزشی تھا۔ اور ہر دیکھنے والا یہ محسوس کرتا تھا کہ استقلال کے ساتھ لمبا کام کرنے کی اہلیت مسلمان سپاہی میں سکھ سپاہی سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ سکھ سپاہی کی ساری بہادری اس کی وحشت اور درندگی پر مبنی ہے اور اس وحشت اور درندگی کا کمال بھی اس کی اندرونی طاقتوں سے نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ شراب کے استعمال سے اس کے اس جوہر کو مدد پہنچائی جاتی ہے۔ جو سپاہی موت کا خوف شراب کے نشہ سے دور کرنا چاہتا ہے وہ ہرگز بہادر سپاہی نہیں کہلا سکتا۔ وہ انسان نہیں ایک مشین ہے جسے دوسرا ہاتھ چلاتا ہے مسلمان سپاہی کی بہادری اس کا ذاتی جوہر ہے۔ لڑائی کے وقت اس کا دماغ صاف ہوتا ہے۔ شراب نے اس کے حواس پر قابو نہیں پایا ہوتا۔ وہ سارے نتائج کو دیکھتے ہوئے اور سارے خطرات کو جانچتے ہوئے دشمن کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھتا ہے اور بسا اوقات اگر وہ دشمن پر غالب نہیں آسکتا۔ تو اپنی جان کو قربان کر کے اس کے بڑھنے کی رفتار کو سست کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح اپنے ملک کے لئے دفاع کی تیاری کا ایک موقعہ پیدا کر دیتا ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں مسلمان سپاہی ہی ایک ایسا سپاہی ہے۔ جو غیر طبعی ذرائع کے استعمال کئے بغیر بہادری کا نمونہ دکھلاتا ہے۔ مسلمانوں کے سوا ساری دنیا میں شراب کا عام رواج ہے۔ اور حکومتیں سپاہیوں کو لڑائی کے وقت خاص طور پر شراب مہیا کر کے دیتی ہیں۔ تاکہ موت کا ڈر ان کے دل سے جاتا رہے۔ اور وہ شراب کے نشہ میں دشمن کی طرف آگے بڑھیں۔ انسانوں کی طرح نہیں بلکہ درندوں کی طرح۔ پس ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان فوجوں کی تربیت جب بھی مکمل ہو جائے گی۔ وہ دنیا کے دوسرے سپاہیوں سے بہتر ثابت ہوں گی۔ کیونکہ انسان ہمیشہ درندوں پر فوقیت رکھتا چلا آیا ہے۔ شراب کے نشہ میں مخمور ہو کر لڑنے والا سپاہی اور شراب کو چھوئے بغیر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے والا سپاہی مساوی نہیں ہو سکتے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پس ہمارے لئے امیدوں کا ایک وسیع دروازہ کھلا ہے ہماری ترقی کی راہیں بہت زیادہ کشادہ اور بہت دور تک جانے والی ہیں۔ کیونکہ ہمارے دشمن نے وہ تمام ذرائع استعمال کر لئے ہیں۔ جو اس کی ترقی میں مدد دے سکتے تھے مگر ہمارے خزانے ابھی زمین میں مدفون ہیں جب ہم وہ تمام ذرائع استعمال کریں گے جن سے ایک اچھا سپاہی بہت ہی اچھا بنایا جا سکتا ہے۔ تو ہمارا سپاہی یقیناً دوسری قوموں کے سپاہی سے بہت اچھا ثابت ہوگا۔

اس مظاہرہ کے دیکھنے والوں کے لئے ایک اور امر بھی نہایت خوشی کا موجب تھا لاکھوں مسلمان اس مظاہرہ کو دیکھنے کے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

لئے میلوں میل سڑکوں پر کھڑے تھے ان میں سے اکثر نوجوان تھے۔ جن کے جسموں کی بناوٹ اور جن کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی۔ کہ وہ سب یا ان میں سے اکثر سپاہی ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ یہ میلوں میل لمبا انسانوں کا مجموعہ ہندوؤں اور سکھوں کے وجود سے کلی طور پر خالی تھا۔ اس میں مسلمان ہی مسلمان تھے۔ گو اکثر کے سر ننگے تھے۔ بہتوں کے کپڑے بوسیدہ تھے۔ لیکن پھر بھی جو اختلاف ایسے مجموعوں میں پہلے زمانوں میں نظر آتا تھا۔ ان میں نظر نہ آتا تھا۔ وہ مرجھائے ہوئے چہرے اور ڈرتی ہوئی آنکھیں جو دوسری اقوام کے اختلاف کی وجہ سے بڑے مجمعوں کی خوبصورتی کو خراب کر دیا کرتی تھیں۔ وہ کل مفقود تھیں مجمع کا ہر شخص سپاہی بننے کی قابلیت رکھتا تھا۔ اور آئندہ ہونے والا سپاہی نظر آتا تھا۔ اگر ان نوجوانوں کی صحیح تربیت کی جائے۔ اور ان کے اخلاق کو بلند کیا جائے۔ اور ٹیریٹوریل فورس اور فوجی کلبوں کے ذریعہ سے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ ان کو ملک کی فوجی خدمت میں حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے۔ تو یقیناً لاہور ہی سے ایک لاکھ پاکستانی سپاہی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ لاہور کے ضلع کی سرحد جو ہندوستان سے ملتی ہے۔ وہ پچاس میل کے قریب ہوگی۔ اگر لاہور سے اتنا سپاہی پیدا ہو جائے۔ تو لاہور، قصور، اور چونیاں کی تحصیل سے بھی یقیناً پچاس ساٹھ ہزار سپاہی مل سکتا ہے۔ ان سپاہیوں کے ذریعہ سے نہ صرف لاہور کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ بلکہ سارا پاکستانی ملک محفوظ ہو سکتا ہے۔ اور پاکستانی فوج کا کام بہت آسان ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک ٹیریٹوریل فورس اور فوجی کلبوں کے قیام میں بالکل دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ فوج کے مہیا کرنے کا یہ ایک بہترین اور سہل ترین ذریعہ ہے۔ اس کا انتظام کلی طور پر فوج کے محکمہ کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اور سول محکموں کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے تاکہ دوعملی پیدا نہ ہو۔ اور فوج کو سیاسی مسائل سے بالکل الگ رکھا جا سکے۔ ہمارے پاس سپاہیوں کا ایک وسیع مخزن ہے۔ اگر اس وسیع مخزن کو استعمال نہ کیا گیا۔ اور وقت پر اسے کام میں لانے کے لئے کوشش نہ کی گئی۔ تو یہ ملک سے غداری ہوگی۔ اور ذمہ وار لوگوں کا یہ قصور قوم کبھی معاف نہیں کر سکے گی۔ ذمہ داروں کو یہ خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ قوم کی جہالت سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا ایک وقت میں اگر قوم جاہل ہو۔ اور اپنے فوائد کو نہ سمجھتی ہو۔ تو دوسرے وقت میں وہ بیدار اور ہوشیار بھی ہو سکتی ہے۔ اس بیداری اور ہوشیاری کے زمانہ میں وہ ہرگز یہ عذر نہیں سنے گی۔ کہ چونکہ ہم غافل اور حالات سے جاہل تھے۔ اس لئے ہمارے ذمہ وار حکام نے کام کو صحیح طریقوں پر نہیں چلایا۔ وہ اپنے ذمہ دار افسروں پر یہ اعتراض کرے گی۔ کہ اگر ہم غافل اور جاہل تھے۔ تو تمہاری ذمہ واری اور بھی بڑھ جاتی تھی۔ جب قومیں ہوشیار ہوتی ہیں۔ تو وہ اپنے حقوق کی خود نگہداشت کر لیتی ہیں۔ لیکن تربیت اور تنظیم کی طرف سے جب قومیں غافل ہوتی ہیں۔ تو ملک کے افسروں کی ذمہ واری بہت بڑھ جاتی ہے اور ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ان ذمہ واریوں کو خود ہی ادا کریں۔ جو بیدار قومیں حکومت کی مدد کے بغیر ادا کرتی ہیں۔

قادیان کا معائنہ کریں۔ بظاہر شاید یہ بات بڑی اہم نظر نہ آئے لیکن اس لحاظ سے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے زعما اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ حکومت مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنا نہیں چاہتی یہ بات بڑی اہم ہے اگر ریڈیو کا اعلان درست ثابت ہو جائے جو یقیناً درست نہیں ہے۔ تو ورنہ حکومت اپنے ادعا کے مطابق وہاں حالات کو درست کرنے کا موقعہ لے گا اور دنیا کو دکھا سکے گی کہ اس کے ادعا سے صرف یہی نہیں بلکہ وہ وفادار مسلمان شہریوں کو نہ صرف ہندوستان میں رہنے کی اجازت دیتی ہے بلکہ ان کے جان و مال کی بھی حفاظت کرتی ہے اور وہ قادیان کو بطور مثال کے پیش کر سکے گی۔ اس لحاظ سے یہ بات چھوٹی نہیں بلکہ نہایت اہم ہے۔ کیا حکومت اس بات کے لئے تیار ہوگی؟ مگر حق یہ ہے۔ کہ انتہائی مظلوم ہونے کے باوجود بعض ہندوستانی افسر قادیان کے خلاف خطرناک پروپیگنڈا میں مصروف ہیں اور اس واضح صداقت کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی طرف سے جنرل تھمایا کی طرف سے منسوب شدہ بیان کی تردید میں شائع ہوا ہے۔

قائداعظم فنڈ کے لئے نظام حکومت کا عطیہ

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ نظام حیدر آباد (دکن) کی حکومت نے قائد اعظم فنڈ کے لئے تین لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ پریٹوریا۔ ڈربن اور جنوبی افریقہ کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کی طرف سے بھی عطیات موصول ہوئے ہیں۔

دہلی کے فوجی ترجمان کی غلط بیانی

۱۵ اکتوبر کے سٹیٹس مین دہلی ایڈیشن میں دہلی کے ایک فوجی ترجمان کا بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ لنڈن کے دو اخبارات میں جو اطلاعات قادیان کے مبینہ قتل و غارت کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ ان میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے۔ اس فوجی ترجمان نے اپنے اس بیان میں اس اعلان کی بھی پرزور تائید کی ہے۔ جو ۱۰ اکتوبر کو آل انڈیا ریڈیو نے جنرل تھمایا کی طرف منسوب کر کے نشر کیا تھا۔ کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور یہ کہ وہاں حالات نارمل ہیں۔

فوجی ترجمان نے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ جنرل تھمایا کے ہمراہ علاوہ دو پاکستانی بریگیڈیروں کے جماعت احمدیہ کا بھی ایک نمائندہ گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ پارٹی جس میں جنرل کریاپا کی دعوت پر جماعت احمدیہ کا نمائندہ بھی شامل تھا۔ جنرل کریاپا کے حکم سے قادیان کے حالات ملاحظہ کرنے کے لئے گئی تھی۔

چونکہ آل انڈیا ریڈیو نے جو اعلان جنرل تھمایا کی طرف منسوب کر کے نشر کیا تھا وہ سر تا پا غلط تھا اس لئے جماعت احمدیہ کے نمائندہ مذکور یعنی جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ نے اپنا تردیدی بیان پریس میں شائع کرایا۔ جو الفضل مورخہ ۱۴ اکتوبر اور پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۵ اکتوبر میں شائع ہو چکا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ جنرل تھمایا کی اصل رپورٹ تا حال شائع نہیں ہوئی۔ اور نہ ان کی طرف سے اب تک جماعت احمدیہ کے نمائندہ مذکور کے بیان کا کوئی جواب شائع ہوا ہے۔

اب بھی فوجی ترجمان صاحب مذکور نے اپنے بیان کا انحصار آل انڈیا ریڈیو کے اسی اعلان پر رکھا ہے۔ جس کی تردید پارٹی کے ایک ممبر نے پرزور الفاظ میں شائع کرائی ہے۔ اور جس کا پارٹی میں موجود ہونا خود فوجی ترجمان نے تسلیم کیا ہے۔ اسطرح ان کے بیان کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ ان کا فرض تھا کہ لنڈن اخبارات پر تبصرہ کرتے وقت اس واضح تردیدی بیان کو بھی زیر نظر رکھتے۔

پھر خود ان فوجی ترجمان صاحب کے بیان سے بھی آل انڈیا ریڈیو کے اعلان کا غلط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے تو یہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ”چونکہ قادیان کے ارد گرد غیر مسلموں کی آبادی ہے۔ اس لئے وہاں قدرتاً بے چینی اور بے دلی پیدا ہو گئی“۔ اس کے بعد کہا ہے کہ ”موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھ جو باشندگان قادیان کے مزارعہ ہیں مالکان کے پاس خود گئے۔ اور مالکان کو یقین دلایا کہ انہیں کوئی ایذا نہیں پہنچے گی“۔

اگر یہ دوسری بات درست ہے (اور حق یہ ہے کہ وہ درست نہیں) تو پہلی بات کہ چونکہ قادیان کے ارد گرد غیر مسلموں کی آبادی ہے۔ اس لئے وہاں قدرتاً بے چینی اور بد دلی پیدا ہو گئی یقیناً غلط ہے۔ قادیان کے ارد گرد دور دور تک جو اراضی ہے۔ اس کے مالکان امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی اور ان کے خاندان کے دیگر افراد ہیں اور سکھوں کی ایک خاصی تعداد ان کے ماتحت مزارعین ہیں۔ اس لئے اگر سکھ مزارعین قادیان کے مالکوں کے ساتھ ہوتے۔ تو پھر بے چینی اور بد دلی پھیلنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر فوج اور پولیس مسلح سکھ حملہ آوروں کی مدد نہ کرتی۔ تو پھر بھی احمدیوں میں بے چینی اور بد دلی پیدا نہیں کی جا سکتی تھی۔ اور یقیناً نہتے ہوتے ہوئے بھی وہ حملہ آوروں کا دلیری سے مقابلہ کرتے۔ کیونکہ اپنے مرکز مقدس قادیان کی حفاظت کا خیال ہی ان کو دلیر بنانے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے فوجی ترجمان صاحب کی یہ دلیل بالکل بودی اور کمزور ہے۔ کہ ارد گرد کی غیر مسلم آبادی کی وجہ سے وہاں بے چینی اور بد دلی پیدا ہو گئی۔

اس طرح آل انڈیا ریڈیو کے اعلان کی حقیقت بھی واشگاف ہو جاتی ہے۔ اور صاف نظر آ جاتا ہے کہ قادیان کے متعلق غلط خبریں کسی پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر ہمارا خیال غلط ہے۔ تو ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ حکومت ہندوستان گاندھی جی اور شہید سہروردی کو صحیح حالات کا جائزہ لینے کے لئے قادیان آنے کی دعوت دے۔ جو بلا اطلاع اچانک آ کر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مشرقی پاکستان کی احمدیہ جماعت کے نام پیغام

ایثار اور قربانی کا جذبہ دکھانے کا وقت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ

اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ احمدی مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ جس طرح کتے لاشوں پر جھپٹتے ہیں اسی طرح سکھ جتھوں اور پولیس اور ملٹری نے ان علاقوں کا مال و اسباب لوٹ لیا ہے۔ اکثر تن کے کپڑے بچا کر ہی نکل سکے ہیں۔ بستر بہت ہی کم لوگ لا سکے ہیں۔ ہزاروں ہزار بچہ اور عورت سردی سے نڈھال ہو رہا ہے۔ پانچ ہزار آدمی اس وقت صرف ہمارے پاس جودھامل بلڈنگ۔ دوسری بلڈنگوں اور ان کے ملحقہ میدانوں میں پڑا ہے۔ ان میں سے اکثر قادیان میں سے آئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ مکانوں اور جائدادوں والے تھے۔ مگر ان کے مکانوں پر سکھوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور ان کے گھروں کو سکھوں نے لوٹ لیا ہے۔ قادیان کے رہنے والوں میں چونکہ یہ شوق ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنا مکان بنائیں۔ اس لئے عورتوں کے پاس زیور اور مردوں کے پاس روپیہ بہت ہی کم ہوتا تھا۔ اس لئے جب لوگوں کو قادیان چھوڑنا پڑا تو مکان اور اسباب تو سکھوں نے لوٹ لئے اور روپیہ اور زیور ان کے پاس تھا ہی نہیں۔ اکثر بالکل خالی ہاتھ پہنچے ہیں۔ اور اگر جلد ان کے لئے کچھ کپڑے اور رضائیاں وغیرہ مہیا نہ کی گئیں۔ تو ان میں سے اکثر کی موت یقینی ہے۔ اس لئے میں مغربی پنجاب کے تمام شہری۔ قصباتی اور دیہاتی احمدیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آج ان کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ دکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ سوائے ان بستروں کے جن میں وہ سوتے ہیں۔ اور سوائے اتنے کپڑوں کے جو ان کے لئے اشد ضروری ہیں باقی سب بستر اور کپڑے ان لوگوں کی امداد کے لئے دے دیں۔ جو باہر سے آ رہے ہیں:

سیالکوٹ کی جماعت کو میں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ گورداسپور اور اور کئی جگہوں کے زمیندار وہاں بٹھائے جا رہے ہیں۔ ان میں سے بھی اکثروں کے پاس کوئی کپڑا وغیرہ نہیں۔ جو پہلے بھاگ آئے۔ ان کے پاس کچھ کپڑے ہیں۔ مگر جو بعد میں آئے ان کے پاس کوئی کپڑا نہیں۔ خصوصاً جو قادیان میں پناہ گزین تھے۔ اور وہاں سے آئے ہیں۔ ان کا سب مال سکھوں اور ملٹری نے لوٹ لیا تھا۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے بستر اور کپڑے مہیا کرنا سیالکوٹ کی جماعت کا فرض ہے۔ ہمارے ملک میں یہ عام دستور ہے۔ کہ زمیندار ایک دو بستر زائد رکھتے ہیں۔ تاکہ آنے والے مہمانوں کو دیئے جا سکیں۔ ایسے تمام بستر ان لوگوں میں تقسیم کر دینے چاہئیں۔ اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں اور عزیزوں سے بھی جتنے بستر مہیا ہو سکیں جمع کر کے ان لوگوں میں بانٹنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ کی تمام زمیندار جماعتوں کو اپنا یہ فرض سمجھنا چاہیئے۔ کہ تمام اردگرد کے تالابوں سے کسیر جمع کر کے اپنے چھکڑوں میں ان جگہوں پر پہونچائیں جہاں پناہ گزین آباد ہوئے ہیں۔ اسی طرح گنوں کی کھوری اور دھان کے چھلکے جمع کر کے ان لوگوں کے گھروں میں پہنچائیں تاکہ بطور بستروں کے کام آ سکے۔

تمام جماعتوں اور پریذیڈنٹوں کو اپنی رپورٹوں میں اس بات کا بھی ذکر کرنا چاہیئے کہ انہوں نے اس ہفتہ یا اس مہینہ میں پناہ گزینوں کی کیا خدمت کی ہے۔ اور ان کے آرام کے لئے انہوں نے کیا کوششیں کی ہیں سیالکوٹ کے علاوہ دوسرے اضلاع میں جو آدمی بس رہے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے بھی وہاں کی جماعتوں کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے اپنے زائد بستر ان کو دے دینے چاہئیں اسی طرح جو لوگ قادیان سے آ رہے ہیں اور لاہور میں مقیم ہیں۔ ان کے لئے بھی کچھ کپڑے بھجوانے چاہئیں۔ زیادہ کمبلوں لحافوں۔ توشکوں اور تکیوں کی ضرورت ہے۔ چونکہ سردی روز بروز بڑھ رہی ہے اس کام میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور خواہ آدمی کے ذریعہ سے یہ چیزیں بھجوانی پڑیں جلد از جلد یہ چیزیں ہمیں بھجوا دینی چاہئیں:

اس کے علاوہ میں جماعتوں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کے اردگرد کی جو منڈیاں وغیرہ ہیں اگر وہاں پر تجارت کا موقعہ ہو۔ ایسی جگہیں جہاں پر غریب اور بے کس لوگ بغیر روپیہ کے جاری کر سکیں۔ تو ان کے متعلق وہ فوراً مجھے چٹھیاں لکھیں۔ تا ایسے لوگوں کو جو تعلیم یافتہ ہیں۔ اور تجارت کا کام کر سکتے ہیں۔ وہاں بھجوا دیا جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بیان

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ آج ایک دعوت چائے میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے پریس کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا قادیان کے مقامی افسران ہم کو قادیان سے ایسی چیزیں اور سامان بھی نہیں لانے دیتے جن کی ان کو تو ضرورت نہیں۔ مگر ہمارے لئے وہ نہایت ضروری ہے۔ مثلاً ہماری لائبریری کو جس میں ہماری مذہبی علمی کتب کا نہایت قیمتی ذخیرہ ہے جن میں بعض عربی کے قلمی نسخے بھی ہیں بند کر کے مہر لگا دی گئی ہے۔ نیز ہمارے ضیاء الاسلام پریس کو بھی جس سے الفضل چھپتا تھا سیل کر دیا گیا ہے۔ پھر ہماری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا سامان جو ڈاکٹر بھٹناگر نے جب وہ قادیان گئے تھے۔ تو انہوں نے بھی کہا تھا۔ کہ ہندوستان کے بہترین انسٹی ٹیوٹوں میں اسکا شمار ہو سکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کا تو یہ واحد سائنس کا ادارہ ہے وہ بھی ضبط ہو گیا ہے۔ فسادات کی وجہ سے ہمارا یہ کام دس سال پیچھے جا پڑا ہے

آپ نے فرمایا اب ہمارے ٹرک جو قادیان سے عورتوں اور بچوں کو لینے کے لئے گئے تھے پہلے ان کو باہر ہی روک دیا گیا۔ پھر جب وہ باہر سامان اور بچوں اور عورتوں کو لیکر نکلے۔ تو سکھوں اور پولیس نے حملہ کر کے سامان لوٹ لیا۔ حالانکہ یہاں سے ہندو اور سکھ پناہ گزین بہت سا سامان ساتھ لے جاتے ہیں۔ مگر ادھر سے مسلمانوں کا سامان نہیں آنے دیا جاتا

آپ نے کہا کہ قادیان کی بڑی آبادی کو نہایت چھوٹی سی جگہ میں مقید کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ کثرت نفوس کی وجہ سے ٹخنوں ٹخنوں تک غلاظت جمع ہو گئی تھی۔ جسکو ہمارے لڑکوں اور دیگر احمدیوں نے خود صاف کیا۔ ہسپتال بھی ہمارے قبضہ سے لے لیا گیا ہے۔ اور زخمیوں اور بیماروں کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے جنکا اب علاج کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے ۲۰۰ آدمی وہاں حملوں میں مارے گئے ہیں۔ قادیان میں دونوں حکومتوں کے نمائندے جنرل کریاپا کے حکم سے تحقیقات کے لئے گئے تھے۔ لیکن جنرل تھمایا نے حکومت ہندوستان کو بالکل خلاف واقعہ رپورٹ دی ہے۔ اتنے بڑے افسر سے اتنی امید نہ تھی۔ آپ نے قادیان میں اس وفد کے سامنے ہمارے لوگوں نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ ۲۰۰ مسلمان شہید ہوئے ہیں اور حملہ کرا کر ہمارے محلوں کو لوٹ لیا گیا۔ اور خالی کرا لیا گیا۔ اور بے شمار مال لوٹ لیا گیا۔ اس پر جنرل تھمایا نے سوال کیا۔ کہ میری رپورٹ تو یہ ہے کہ صرف ۲۰ آدمی مرے ہیں۔ تو میرے بڑے لڑکے نے بتایا کہ میں آپکو صرف ایک گڑھا ایسا بتا سکتا ہوں جسمیں ۵۰ مسلمان دبے پڑے ہیں۔ اور ایسے اور بھی بہت سے گڑھے ہیں۔ اس پر تھمایا صاحب خاموش ہو گئے۔ مگر پھر بھی بیان اسکے خلاف دیا جن پناہ گزینوں کو قافلوں کی صورت میں قادیان سے بالجبر بھیجا گیا تھا۔ انکو خوراک نہیں دیگئی۔ ایک عورت کا بیان ہے کہ اس نے چھ دن شیشم کے پتے کھا کر گزارے۔ ہماری جماعت نے قادیان سے قافلے کے لئے ۲۰ بوری گندم ابال کر افسروں کی خواہش پر بھیجی۔ مگر وہ بھی انکو نہ دی گئی۔ اور جانوروں کو کھلا دی گئی۔ پھر کئی دن کے بعد ان کو آدھی آدھی روٹی دی گئی۔ اور ساتھ یہ کہا۔ کہ ہم نے مسٹر جناح اور تمہارے خلیفہ کو تار دی تھی۔ مگر انہوں نے روٹی نہیں دی۔ مگر آج نہرو جی کیطرف سے تم کو کھلائی جاتی ہے۔

ان حالات کے باوجود ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ جب تک حکومت ہندوستان ہم کو قادیان سے نکل جانے کا حکم نہیں دیگی۔ ہمارے آدمی قادیان کو نہیں چھوڑیں گے۔ اگرچہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے نوجوان وہاں مارے جائینگے۔ مگر قومیں قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتیں۔ اگر ہم آج قربانیاں نہ دیں گے۔ تو ہماری آئندہ نسلوں کو بھی قربانیاں دینے کی تحریک نہ ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ میرے لڑکے نے بذریعہ فون مجھے بتایا ہے کہ ایک اکالی لیڈر نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اگر منگانہ صاحب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا ہمیں یقین دلا دیا

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ہمارا ہے وہ ہمارے پاس آکر رہے گا (انشاء اللہ)

ظالم کبھی خدائی گرفت سے بچ نہیں سکتا

مرتبہ خورشید احمد

لاہور ۱۵ ماہ اخاء۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس احباب میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا آج فون پر یہ نہایت افسوسناک اطلاع قادیان کے متعلق آئی ہے کہ وہاں کے حکام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی لائبریری کو جو ہمارے نکتہ نگاہ سے بہت ہی نایاب اور بیش قیمت کتب پر مشتمل تھی سربمہر کر دیا ہے۔ اور ہمیں لائبریری کی کتابوں کو لانے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ یہ کتابیں ایسی ہیں جن سے انہیں کوئی بھی دلچسپی اور فائدہ نہیں ہے اور یہ کارروائی محض مذہبی تعصب کی وجہ سے کی گئی ہے اس لائبریری کو غالباً ایسی پبلک لائبریری قرار دے کر اس پر قبضہ کیا گیا ہے۔ جسے گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد ملا کرتی ہے۔ حالانکہ ہمیں کبھی بھی گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد نہیں ملی۔ اور ایک ایک کتاب ہم نے اپنے پیسوں سے لی ہوئی ہے اس کارروائی سے حکومت نے ایسی شقاوت کا ثبوت دیا ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

اس سلسلے میں حضور نے حکومت ہند کے اس اعلان کا ذکر کیا کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور وہاں پر امن امان ہے اور پھر فرمایا اب دیکھو ایک شہر کا شہر خالی کرا لیا جاتا ہے۔ سینکڑوں لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے انگریز نمائندے تک اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ لاشوں کی کثرت کی وجہ سے ناقابل برداشت بدبو پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی حکومت کی طرف سے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ وہاں سرے سے کچھ ہوا ہی نہیں۔ کیا اس سے پہلے یہ قیاس بھی کیا جا سکتا تھا کہ اتنا بڑا جھوٹ بھی بولا جا سکتا ہے؟ لیکن اس قسم کی حرکات بہرحال ایک وقت تک ہی چل سکتی ہیں۔ کہتے ہیں "سو سنار کی ایک لوہار کی" آخر ایک دن آئے گا اور یقیناً آئے گا جب ہمارے خدا کا ہتھوڑا ان لوگوں پر پڑے گا۔ اور انہیں مٹی میں ملا کر رکھ دے گا ہم ہندوستان کے باشندے ہونے کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ ہندوستان بچ جائے اور صلح سے ہی سمجھوتے کی کوئی راہ نکل آئے لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان لوگوں کی گردنیں مروڑ کر رکھ دے گا جو آج ظلم کر رہے ہیں۔ قادیان ہمارے ہاتھ سے کبھی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں جا سکتا آخر وہ ہمارے پاس آئے گا ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب آئے گا۔ شاید سال دو سال یا دس سال لگ جائیں لیکن وہ ہمارے پاس ضرور آئے گا۔ ضرور انشاء اللہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے موقعہ کے متعلق جو الہام ہوا تھا۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا ہے یعنی یہ کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میں تمہیں ضرور تمہارے مرکز کی طرف واپس لوٹاؤں گا۔

اس طرح مجھے یہ الہام ہوا کہ "اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا" (الفضل ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء) یعنی تم خواہ کہیں بھی چلے جاؤ اور تمہیں خواہ کتنا ہی منتشر ہونا پڑے آخر اللہ تعالیٰ ضرور تمہیں پھر اکٹھا کر دیگا یہ الہام بتاتے ہیں کہ ہم ضرور قادیان میں دوبارہ اکھٹے کئے جائیں گے گو آج یہ کیفیت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے قول کی طرح درندوں کے لئے بھٹ ہیں اور پرندوں کے لئے گھونسلے۔ لیکن ہمارے لئے سر چھپانے کو جگہ نہیں۔ آج ہمارا کوئی وطن اور گھر نہیں رہا۔ لیکن قادیان ہماری چیز ہے وہ بہرحال ہمارے پاس ہی آئے گی اللہ تعالیٰ تو معمولی ظلم بھی برداشت نہیں کیا کرتا۔ کجا یہ خدائی جماعت پر اتنے شدید مظالم ہوں آج ہماری جماعت پر جو ظلم ہو رہے ہیں یقین رکھو کہ خدا انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا اور ضرور ان کا بدلہ لے کر رہیگا

موجودہ حالات کے متعلق حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف اور اپنے ایک رؤیا کا ذکر فرمایا جو لفظاً لفظاً قادیان کے موجودہ حالات کے ذریعے پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں ایک فصیل کا ذکر تھا۔ جو پہلے قادیان کے اردگرد معلوم ہوتی تھی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کے اردگرد ہے (تذکرہ صفحہ ۴۰۲) اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رؤیا میں حضور کے قادیان سے چلے آنے۔ محلوں کے خالی ہونے اور حلقہ مسجد مبارک کے ڈٹے رہنے کے واقعات کی تفصیلی اطلاع دی گئی تھی۔ (الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء) حضور نے یہ رؤیا اور کشف بیان کر کے فرمایا۔ دیکھو پچاس سال سے ہم خدا کا یہ سلوک دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہ قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے۔ اور پھر وہ واقعات اسی طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن ہم میں سے کتنوں نے ان نشانات سے فائدہ اٹھایا ہے؟ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ قادیان میں فوراً خدا کا نشان ظاہر ہو جو اس کی حفاظت کرے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے پہلے نشانات سے کیا فائدہ اٹھایا۔ جواب وہ فائدہ اٹھاتے تو خود موجودہ حالات کے متعلق خدا تعالیٰ کی دی ہوئی جو خبریں پوری ہوئی ہیں اس سے انہوں نے کتنا فائدہ اٹھایا؟ جو لوگ پچاس سال متواتر خدا کے نشانات دیکھ۔ اور اس کے سلوک کو دیکھ کر پھر ایک ہی ابتلاء سے گھبرا گئے ہیں۔ انہیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے ابتلاء تو آیا ہی اس لئے کرتے ہیں تاکہ مومن اور منافق میں تمیز ہو جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ بجائے خدا کی طرف سے ابتلاء آنے کے مومن کو چاہیئے کہ خود اپنے آپ پر ابتلاء وارد کرے۔ کیونکہ خدا کا ابتلاء بہت سخت ہوتا ہے۔ اگر مسلمان اور ہماری جماعت کے لوگ اس نصیحت پر عمل کرتے تو یقیناً وہ تباہی سے بچ جاتے میں سمجھتا ہوں مشرقی پنجاب میں صرف ہماری جماعت کو ہی کم سے کم ایک ارب روپے کا نقصان ہوا ہے اگر وہ اپنی خوشی سے پچاس کروڑ بلکہ پچاس لاکھ روپے ہی بطور چندہ دے دیتے تو یقیناً ہم ایسی تیاری کر سکتے تھے جس کے ساتھ نہ صرف ہم ان حالات سے بچ جاتے۔ بلکہ سارا علاقہ ہی اپنی جگہ ڈٹا رہتا اور موجودہ صورت حالات پیدا نہ ہوتی۔ لیکن مشکل یہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے کچھ دینا مشکل ہوتا ہے اور جب خدا چھین لے تو اسے چار و ناچار قبول کرنا ہی ہوتا ہے۔

آخر میں پھر لاہور کی جماعت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ باوجود بار بار کی تنبیہ کے لاہور کی جماعت میں ابھی تک کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔ جو نہایت ہی افسوسناک امر ہے جہاں جماعت کا ایک طبقہ غیر معمولی قربانی اور اخلاص کا ثبوت دے رہا ہے۔ وہاں یہ غفلت کرنے والا طبقہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی فوری مدد اور تائید کو لانے میں روک بنا ہوا ہے۔ یاد رکھو تمہیں اس بھٹی میں سے گذرنا ہی پڑے گا جس میں سے گزرنے بغیر تم کبھی کندن نہیں بن سکتے۔ اور جب تک تم کندن نہیں بنتے اس وقت اللہ تعالیٰ کی فوری نصرت اور تائید کے نظارے تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اصلاح کرنے کے لئے تمہیں ایک خاص وقت تک ہی موقع دے سکتا ہے۔ آخر ایک دن آئے گا جبکہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جو مخلص ہیں ان کے ایمانوں کو اور بڑھا دے گا۔ اور جو کمزور ہیں ان کے دل سخت کر دے گا۔ اور وہ مرتد ہو کر علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور اس طرح وہ پتھر دور ہو جائے گا جو مخلصین کی قربانیوں کے نتائج ظاہر کرنے کی اور جماعت کی ترقی کی راہ میں ایک بھاری روک بنا ہوا ہے اور جب یہ پتھر اٹھ جائے گا تو پھر جماعت کی غیر معمولی ترقی کا راستہ کھل جائے گا (انشاء اللہ)

گرم کپڑوں اور گرم بستروں

کی ضرورت

اس وقت لاہور میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے احمدی احباب معہ اہل و عیال جمع ہیں جن کا تمام مال و اسباب دشمن کے ہاتھوں لٹ چکا ہے موسم سرما سر پر آ گیا ہے مگر ان کے پاس بدن ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں التجا ہے کہ جسقدر جلد ہو سکے زیادہ سے زیادہ گرم کپڑے اور گرم بستر پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جودھامل بلڈنگ لاہور کی معرفت بھیج کر ممنون فرمائیں

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے

اس کی مدد کرنا قوم کی مدد کرنا ہے احباب کرام الفضل کا چندہ جلد ادا کریں۔ اور اس کی خریداری کے اضافہ کیلئے سعی کریں (مینیجر)

(بقیہ صفحہ ۳)

توہم قادیان کے مقدس حصہ کو آباد رہنے دینگے۔ مگر یہ صرف قادیان کا سوال نہیں بلکہ اسلامی مقدس مقامات کا سوال ہے۔ مثلاً سرہند۔ درگاہ نظام الدین اولیاء۔ درگاہ اجمیر شریف وغیرہ ان کے متعلق باعزت سمجھوتہ کی کوشش ہونی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہمارے مقدس مقامات جو مشرقی پنجاب اور ہندوستان میں واقع ہیں۔ ہمیں انکو بغیر قربانی کے کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ قومی زندگی کے لئے ایسی قربانیاں نہایت ضروری ہوتی ہیں۔

آپ نے کشمیر کے متعلق فرمایا کہ کشمیر اور حیدر آباد کا فیصلہ اکٹھا اور ایک ہی اصول پر ہونا چاہیئے ورنہ ڈر ہے کہ دونوں ہی ہاتھ سے نکل جائیں۔ اگر حکمران کی مرضی پر فیصلہ ہو۔ تو ہمیں حیدر آباد مل جائے گا۔ اور اگر رعایا کی مرضی پر ہو تو ہمیں کشمیر مل جائے گا۔ اگر اکٹھا فیصلہ نہ ہوا۔ تو اس سے مسلمانوں کو سخت نقصان ہوگا۔ کیونکہ ایک فیصلہ کو اپنے حق میں کرا کے انڈین یونین پھر اپنا اصول بدلکر دوسری ریاست کے بارے میں جھگڑا کر سکتی ہے۔ بالآخر آپ نے فرمایا کہ گو حیدر آباد اور کشمیر دونوں کا سوال اہم ہے۔ مگر بعض لحاظ سے میرے خیال میں کشمیر کا معاملہ بہت زیادہ اہم خصوصاً اس لئے کہ اس سے پاکستان کی حفاظت اور مضبوطی پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔

مغربی پنجاب کے تمام اضلاع میں امن

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق آج مغربی پنجاب کے تقریباً ہر ضلع میں امن رہا۔ صرف لاہور اور ملتان میں ایک ناخوشگوار واردات ہوئی۔

سرحد میں ہندوؤں نے کاروبار شروع کر دیئے

پشاور ۱۵ر اکتوبر۔ ہندوؤں کی بہت بڑی تعداد جو اپنے آبائی گھروں میں مقیم رہنا چاہتی ہے۔ نے اپنے کاروبار پھر سے شروع کر دیئے ہیں۔

ہزارہ کے قریباً دو سو غیر مسلموں کا (جو پاکستان سے جانے کے خواہاں تھے) انتظام فوجی حفاظت میں شاہ کیمپ میں کر دیا گیا ہے

سندھ میں امن بورڈ کا قیام

کراچی ۱۵ر اکتوبر۔ کراچی میں پہلی مرتبہ ایک امن بورڈ قائم ہوا ہے جس میں سندھ کے تمام سیاسی جماعتوں کے ارکان شامل ہیں یہ آپس میں بیٹھ کر طریقے اور راستے سوچیں گے کہ سندھ میں کیونکر امن بحال کر کے فرقہ اقلیت کی بھاگ دوڑ کو بند کیا جائے مسٹر ایم۔ اے کھوڑو وزیر اعظم سندھ اس بورڈ کے صدر ہیں۔ بورڈ کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(۱) حکومت کو مشورہ دینا اور ایسے طریقے اختیار کرنا جس سے صوبہ کے امن شکن عناصر قابو میں رکھے جا سکیں۔

(۲) اس امر کی نگرانی کہ اقلیت کی جان و مال اور ناموس محفوظ رہے گی۔

(۳) صوبہ میں اقتصادی زندگی کے نشوونما کے لئے معتدل حالات پیدا کرنا

(۴) ایسا سازگار ماحول اور فضا پیدا کرنا جس سے سندھی سندھ چھوڑنے پر مجبور نہ ہوں

(۵) پناہ گزینوں کو ایک باقاعدہ اور منظم پروگرام کے مطابق از سر نو آباد کرنا

(۶) وفاداری اور اطاعت کے جذبات پیدا کرنا

یہودیوں کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ

عرب لیگ کونسل کا میمورنڈم

بیروت ۱۵ر اکتوبر۔ عرب لیگ کونسل نے اپنے خفیہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ فلسطین میں عربوں کی طرف سے یہودیوں کے بائیکاٹ کے لئے زیادہ سخت کارروائیاں عمل میں لائی جائیں اور یہودیوں پر ہر ملک عرب کے دروازے قطعی طور پر بند کر دیئے جائیں۔ آئندہ کوئی یہودی کسی عرب ملک کی سرحد میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

عرب لیگ کونسل نے ایک میمورنڈم کا مسودہ تیار کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے یہ میمورنڈم برطانیہ روس۔ امریکہ اور فرانس کو بھیجا جائے گا۔ اس میمورنڈم میں سابق اطالوی نوآبادیات لیبیا۔ کو عرب نظام تولیت کے ماتحت آزاد کرنے کے مطالبہ کی حمایت کی گئی ہے۔

پاکستان میں کھانڈ تیار کرنے کے کارخانے کھولے جائینگے

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ کل پاکستان فوڈ کانفرنس میں یہ طے پایا کہ مرکزی حکومت پاکستان کواپریٹو اداروں اور بینکنگ شعبوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کی کوشش کرے۔ پاکستانی صوبوں میں کھانڈ اور گڑ کی ضروریات پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ بعض صوبوں کے نمائندوں نے شکوہ کیا کہ ہندوستان سے ان کے لئے کھانڈ کا کوٹا ابھی تک نہیں پہنچا لہٰذا حکومت پاکستان انڈین یونین سے اس سلسلہ میں فوراً گفت و شنید کا آغاز کر دے اس سلسلہ میں پاکستان کے اندر کھانڈ کے کارخانے کھولنے کا مسئلہ بھی زیر بحث لایا گیا۔ نمک اور مختلف قسم کے تیل کی سپلائی کے مسئلہ پر بھی غور و خوض کیا گیا پاکستان میں مارکیٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے متعلق بتایا گیا کہ اس ضمن میں ابتدائی کارروائیاں شروع کی جا چکی ہیں

انتقامی کارروائی بند کر دو

مشرقی پنجاب کے غیر مسلموں سے ہندو لائزن افسر کی اپیل

سرگودھا ۱۰ر اکتوبر۔ ڈاکٹر بہا سنگھ سیٹھی لائزن افسر سرگودھا اور میانوالی نے مشرقی پنجاب کے اپنے بھائیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ظلم توڑنے سے احتراز کریں کسی قسم کی انتقامی کارروائی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہمارے بڑے بڑے لیڈر انہیں دوبارہ گھروں میں آباد کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کسی مسلمان کا بال بیکا نہیں ہونا چاہیئے اس طرح وہ مغربی پنجاب کی اقلیتوں کی بہت بھاری خدمات سرانجام دے سکیں گے۔ مسٹر گاندھی نے کلکتہ میں جو کچھ کارروائی امن کے قیام کے لئے کی ہندوؤں اور سکھوں کو چاہیئے کہ وہ اس پر مشرقی پنجاب میں عمل کریں اور اس امر کا انتظار کئے بغیر جد و جہد شروع کر دیں کہ مسلمان مغربی پنجاب میں غیر مسلم اقلیتوں سے کیا سلوک کرتے ہیں۔

ڈیوک آف ونڈسر کو مدعو نہیں کیا گیا

لنڈن ۱۴ر اکتوبر۔ ڈیوک آف ونڈسر (سابق ایڈورڈ ہشتم) کے سیکرٹری نے ایک بیان میں بتایا کہ ڈیوک آف ونڈسر کو شہزادی الزبتھ کی شادی میں شمولیت کی کوئی دعوت موصول نہ ہوئی ڈیوک آف ونڈسر انگلستان میں اپنی والدہ ملکہ میری کے ہاں مقیم ہیں۔

کراچی میں آنے والے اور نکلنے والوں کی اعداد و شمار

کراچی ۱۵ر اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کو نہایت پختہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۱ر اکتوبر تک انڈین یونین کی حدود کو پار کر کے سندھ میں داخل ہونے والے پناہ گزینوں کی تعداد ۲۰۰،۱۰۰ تھی اور سندھ سے آنے والے غیر مسلم پناہ گزینوں کی تعداد اسی تاریخ تک ۱۲۵،۷۶۱ تھی

حکومت حیدر آباد کی طرف سے تردید

حیدر آباد دکن ۱۵ر اکتوبر۔ ریاست حیدر آباد کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان میں کسی مقامی اخبار کی اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے کہ حضور نظام نے پاکستان کو ذاتی املاک میں سے دو کروڑ روپیہ دیا ہے

مشرقی بنگال کے ہندو نہیں گئے

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر مسٹر نور الامین نے ایک ملاقات میں بتایا۔ کہ ان کے صوبہ میں کامل امن ہے اور ان خبروں میں کوئی صداقت نہیں کہ ہندو مشرقی بنگال سے نکل کر مغربی بنگال جانا شروع ہو گئے ہیں مسٹر نور الامین نے کہا۔ کوئی ہندو مشرقی بنگال سے نہیں گیا۔

جاپان کے گیارہ شہزادوں کو سزا

ٹوکیو ۱۵ر اکتوبر۔ حکومت جاپان کی قائم کردہ ایک کمیٹی نے سابق وزیر اعظم جاپان اور دس دوسرے شہزادگان کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ انہیں جاپان کے کسی محکمہ میں کوئی اہم عہدہ نہیں مل سکے گا۔ پرنس نگاشی کونی شاہ جاپان کے بھتیجے ہیں دس دوسرے شہزادے بھی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان شہزادوں پر جنگ شروع کرانے کا الزام ہے جنرل میکارتھر کے نمائندے کی رائے میں ان شہزادوں کی سرگرمیاں جاپان کی اقتصادی ترقی کے راستے میں حائل ہیں۔ اور وہ ملک میں بلیک مارکیٹ کرا رہے ہیں۔

سری نگر ۱۵ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر نیشنل کانفرنس کے لیڈر شیخ عبداللہ عنقریب دہلی جا کر پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل سے ملاقات کریں گے

ہندوستان کی مجلسِ وزارت میں اہم تغیرات کے امکانات سردار بلدیو سنگھ کی بجائے مہاراجہ پٹیالہ کو وزیر دفاع بنایا جائے گا

نادر خاں ایک غاصب بادشاہ تھا اسنے قبائلیوں سے بچہ سقہ کے نابود کرنیکے لئے اس شرط پر مدد مانگی تھی کہ امان اللہ خاں کو واپس بلا لیا جائے گا

لیکن اسنے اپنے معاہدے کی پابندی نہ کی (خان غلام محمد آف مردان)

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے ایک مقتدر لیگی لیڈر مسٹر غلام محمد خاں نے افغانستان کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ شہنشاہیت کو ختم کرنے کے لئے عنقریب ایجی ٹیشن شروع ہونے والی ہے۔ اگر فرمانروائے افغانستان نے اپنی آمرانہ روش کو خود بخود خیرباد کہہ دیا، تو بہتر ورنہ ملک کے باشندوں کو شاہ امان اللہ کی طرف آس لگانا ہوگی جس کی جلاوطنی سے اسلامیان افغانستان کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

آپ نے نادر خاں کو غاصب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۲۹ء میں قبائلیوں نے فرمانروا کی اس لئے مدد کی تھی۔ کہ وہ شاہ امان اللہ خاں کو واپس بلائے گا۔ لیکن اس نے بچہ سقہ کے نابود ہونے کے بعد اس معاہدے کی پابندی نہ کی اور خود ان انگریزوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنا رہا۔ جو کسی صورت بھی ملک کی فلاح کے خواہاں نہ تھے۔

بیان کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ جمہور افغانستان پاکستان کے ساتھ ملحق ہو سکتا ہے جو دنیا میں سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے۔ اور جس کے ساتھ مل کر دونوں حکومتوں کے بہت سے اہم مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

مسٹر مہابیر تیاگی کو الٹی میٹم

اپنی جان کی خیر منایئے

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر۔ ہندوستان دستور ساز اسمبلی کے ممبر مسٹر مہابیر تیاگی ایم۔ ایل اے کو لکھنؤ کے ہندوؤں اور سکھوں نے الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کی حفاظت پر اصرار کیا تو ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ واضح رہے کہ مسٹر تیاگی نے ڈیرہ دون میں موجودہ قتل عام میں بہت سے مسلمانوں کو بچایا تھا

حکومت یوپی کی مسلم کش پالیسی

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر۔ حکومت یو۔پی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر اس مسلمان ملازم کو برخاست کر دیا جائے جو حکومت پاکستان کے ماتحت ملازمت کرنے کا خواہشمند ہو۔ یا اس نے کبھی اس خواہش کا اظہار کیا ہو۔

امرتسر میں بے بنیاد خبروں سے ہراس

امرتسر ۱۵ اکتوبر۔ امرتسر میں یہ افواہ خوب گرم ہے کہ عنقریب پاکستان کی طرف سے حملہ ہونے والا ہے ہندو شہر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ شہر بالکل سنسان پڑا ہے کوشن مارکیٹ، گرو کا بازار، دربار کا چوک ٹھرڈہ صاحب کٹڑہ اہلووالیاں اور دوسرے شاندار بازار اور منڈیاں سنسان و ویران پڑی ہیں۔ عام خیال یہی ہے کہ اب ان کی رونق بحال نہ ہو سکے گی کاروباری لوگ اور سکھوں پر منتقل ہونے کی فکر میں ہیں۔ آج مسٹر گوپالا سوامی آہن گر۔ سردار سورن سنگھ اور دیگر فوجی حکام نے شہر کا دورہ کر کے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے مسٹر گوپالاسوامی اور دیگر حضرات کل اور پرسوں سرحدی لائنوں کا دورہ کریں گے مشرقی پنجاب کے گورنر بھی سرحدی لائن کا معائنہ کریں گے

خالی مکانوں کے سامنے بارودی سرنگیں

لکھنؤ ۱۵ اکتوبر۔ جو لوگ مسوری اور ڈیرہ دون سے چلے گئے ہیں۔ حکومت نے انکی جائدادوں کو محفوظ رکھنے کیلئے انکے مکانوں کے سامنے بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں منادی اور اشتہاروں کے ذریعہ عوام کو اس خطرے سے آگاہ کر دیا ہے

پاکستان سے شمولیت کے متعلق گفتگو شروع کرو یا ہندوستان سے گفتگو فوراً بند کرو

صدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کا حکومت حیدرآباد کو انتباہ

حیدرآباد دکن ۱۶ اکتوبر۔ حیدرآباد ریاست کے ہندوستان یونین میں شامل ہونے کی شرائط پر تنقید کرتے ہوئے مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کے صدر مسٹر قاسم رضوی نے حکومت حیدرآباد کو ایک تنبیہی نوٹ ارسال کیا ہے کہ ایسا فیصلہ ریاست کے لئے تباہی کا موجب ہوگا آپ نے کہا یا تو پاکستان یونین کے ساتھ شمولیت کے لئے گفتگو فوراً شروع کر دی جائے یا ہندوستان یونین سے جو گفتگو جاری ہے اسے فی الفور بند کر دیا جائے۔

آپ نے کہا حیدرآبادی ریاست کی کامل آزادی کے خواہاں ہیں۔ اور اگر ضرورت پڑی تو وہ اس کے لئے جہاد کریں گے

قادیان کے مقامی حکام کا غیر منصفانہ رویہ

ضیاء الاسلام پریس اور مرکزی احمدیہ لائبریری پر مہر لگا دی گئی

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان کا ضیاء الاسلام پریس جس میں جماعت احمدیہ کا قومی جریدہ "الفضل" چھپا کرتا تھا۔ اور مرکزیہ احمدیہ لائبریری دونوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔

اس لائبریری میں کم و بیش تیس ہزار کتب ہیں جن میں بیشتر کتب بیش بہا قیمت کی اور کلیتہً نایاب ہیں۔ اس کے علاوہ لاتعداد نہایت ہی بے مثال قلمی نسخے ہیں یہ لائبریری شہر کے عین مرکز میں واقع ہے اور اس پاکٹ میں آتی ہے جس میں اس وقت احمدی موجود ہیں اس لائبریری پر مہر لگائی جانا سلسلہ احمدیہ کی ثقافتی اور تحقیقی سرگرمیوں پر حملہ کرنے کے مترادف ہے اور ضیاء الاسلام پریس کو سربمہر کرنا قوم کی آواز کو دبانے کے مترادف ہے قادیان کے ان باشندوں سے جو اپنے شہر میں رہنا چاہتے ہیں مقامی حکام کا یہ غیر منصفانہ سلوک اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انکی نظروں میں حکومت ہندوستان کی تواتر سے بیان کردہ پالیسی کی کوئی وقعت نہیں جس میں بار بار اس پر زور دیا گیا ہے کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے لئے یکساں شہری حقوق ہوں گے

مہاراجہ پٹیالہ کو وزیر دفاع

بنانے کا منصوبہ

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ دہلی کے سیاسی حلقوں میں عام قیاس آرائیاں ہیں کہ ہندوستان کی مجلس وزارت میں مستقبل قریب میں نہایت ہی اہم تبدیلیاں وقوع میں آنے والی ہیں۔ موجودہ ارکان میں سے بعض کو سفیر بنا کر ممالک خارجہ میں بھیجنے کی تجویز زیر غور ہے یہ اطلاع بھی عام ہے کہ سردار بلدیو سنگھ کو مشرقی پنجاب کا گورنر اور مہاراجہ پٹیالہ کو وزیر دفاع بنایا جائے گا

آلِ عثمان کے آخری تاجدار سلطان عبدالمجید خاں خلد آباد میں دفن کئے جائینگے

سکندر آباد دکن ۱۵ اکتوبر۔ ترکی کے آخری خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالمجید خاں کی نعش یہاں لائی جا رہی ہے آپ کی دختر فرخندہ اختر (شہزادی برار) آپ کو اورنگ آباد سے چودہ میل دور خلد آباد میں دفن کرنا چاہتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت خسرو دکن نے مقبرہ کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار روپے کی رقم منظور فرمائی ہے یہ مقبرہ اسلامی فن تعمیر کا نمونہ اور خلیفۃ المسلمین کے شایان شان ہوگا۔ واضح رہے کہ آل عثمان کے اس آخری تاجدار نے ۱۹۴۵ء میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا

مسٹر اقبال شیدائی لاہور پہنچ رہے ہیں

کراچی ۱۵ اکتوبر ـــــ مسٹر اقبال شیدائی جو ۲۷ سال کی جلاوطنی کے بعد کل کراچی پہنچے ملک فیروز خاں نون نے آپ کو دعوت چائے دی اور ملک کی صورت حالات پر گفت و شنید ہوتی رہی مسٹر اقبال شیدائی بہت جلد لاہور پہنچ جائینگے

ایک سب انسپکٹر آبکاری گرفتار

لاہور ۱۵ اکتوبر ـ ۱۶ پنجاب رجمنٹ کے لفٹنٹ مسٹر ہیری روبین کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ آپ پر ایک ہوٹل سے سرکاری ریوالور اور کچھ روپیہ چرانے کا الزام ہے مقدمہ سپرد عدالت کر کے ریمانڈ لے لیا گیا ہے مسٹر ہیری روبین اب سب انسپکٹر آبکاری تھے